© rasailojaraid.com

یہی وہ زمانہ ہے جس میں یورپ کے اطراف واکناف سے طالبان علم مسلمانوں کی درسگاہوں کا رخ کرتے اور وہاں سے کسب فیض کرنے کے بعد اپنے اپنے ملکوں میں یہ گرینۂ علوم وافکار کو پھیلاتے تھے۔ لیکن جب زوال آیا تو بدنصیبیوں کے ساتھ ہم اس علمی جامعیت سے بھی محروم ہو گئے [illegible] ہماری پوری زندگی دوئی فکر وعمل کا شکار ہو گئی۔

قدیم علوم جو صدیوں تک ہمارے ہاں زیر تدریس رہے [illegible] ابتک ہمارے دینی مدارس میں ہی نیر پا سکے ان دونوں پر مشتمل نصاب اور اس کے مطابق تعلیم دینے کی ضرورت [illegible] دنیائے اسلام [illegible] ایک عرصہ سے کیا جا رہا ہے۔ اور اس صدی میں ہر ملک میں قدیم و جدید نصابوں کو ملا کر ایک مشترکہ نصاب تعلیم رائج کرنے کی کوشش ہو رہی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں دار العلوم دیوبند اور ایم او کالج علی گڑھ کے بعد ندوۃ العلما لکھنؤ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی وغیرہ کا قیام انہی کوششوں کے نشان راہ ہیں۔ مصر میں بھی یہی مسئلہ درپیش تھا اور جامعہ ازہر کے علاوہ دار العلوم اور جدید طرز کی جامعات اسی مقصد کے حصول کے لئے وجود میں آئی تھیں۔

جامعہ ازہر صرف اسلامی دنیا کی نہیں، بلکہ پوری دنیا کی قدیم ترین جامعہ ہے، گزشتہ صدی کے اواخر میں شیخ محمد عبدہ نے اس میں چند ضروری اصلاحات نافذ کرانے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ اس وقت زیادہ کامیاب نہ ہو سکے، لیکن بعد میں آہستہ آہستہ جامعہ ازہر تجدید و اصلاح کے اثرات برابر قبول کرتی گئی۔ تقریباً ۱۹۳۲ء میں اس میں الگ الگ کلیہ اللغۃ العربیہ، کلیۃ اصول الدین اور کلیۃ الشریعہ کھولی گئیں، جن میں میٹرک کے درجے کے بعد ازہر کا ایک طالب علم داخلہ لے سکتا تھا۔ اس سے پہلے ہر طالب علم کو اوّل [illegible] آخر تک ایک ہی نصاب پڑھنا پڑتا تھا۔

حال میں جامعہ ازہر میں نئے علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور اس کے لئے چار نئی کلیات (کالج) کھولی جا رہی ہیں۔ کلیۃ الزراعۃ، کلیۃ العلوم، کلیۃ طب الانسان اور کلیۃ بیطری (ویٹینری) اس کے علاوہ دو نئے معاہد (انسٹی ٹیوٹ) بھی قائم ہو رہے ہیں۔ ایک معہد التربیۃ اور دوسرا معہد لغات والترجمہ۔ جب عالم اسلام میں معاشرتی اور اقتصادی تغیرات ہوں گے تو ان کے ساتھ فکری، علمی و تعلیمی تبدیلیوں کا آنا لابد ہے، اور وہ آ رہی ہیں۔

© rasailojaraid.com